سوال

(17) خانہ کعبہ کے غلاف کی تیاری پر خرچہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بخدمت مدیر ''الاعتصام'' و مفتی ''الاعتصام'' سلام مسنون!

روزنامہ ''جنگ'' لاہور کی 12 مئی کی اشاعت میں ہی خبر نظروں سے گزری کہ ''گورنر مکہ '' نے خانہ کعبہ کو غسل دیا اور ہزاروں عبادت گزاروں نے اس روح پرور منظر کو دیکھا نیز غلاف کعبہ 19 مئی کو تبدیل ہوگا ایک غلاف کی تیاری پر 17 ملین ریال کا خرچہ آیا ہے۔ غلاف کی تیاری مکہ مکرمہ میں قائم خصوصی کارخانے میں ہوئی ہے۔ (جنگ لاہور 12 مئی 1994ء)

سوال یہ ہے کہ یہ غسل وغلاف کعبہ اور اس پر اتنا کثیر خرچ۔ کیا حدیث وسنت سے ثابت ہے؟ یا کہ یہ ایک تاریخی قسم کی رسم ہے۔جسے نبھایا جارہا ہے؟ جب کہ اتنے خرچہ سے کئی غریب مسلمان ممالک اور بے شمار غریب اہل اسلام کی معاونت وکفالت ہوسکتی ہے نیز دیگر معاملات میں جب اسراف سے اجتناب اور سادگی اور کفایت شعاری کا درس دیا جاتا ہے تو غلاف کعبہ کے سلسلہ میں اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟

علاوہ ازیں کعبہ شریف اپنی عظمت کے باوجود جب پتھر سے تعمیر شدہ ہے تو اسے کپڑے پہنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس کا کیا فائدہ ہے؟ کیا اسے لباس وغلاف پہنانا غیر ضروری و بے مقصد نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کعبہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اغلب ادوار میں اس پر بہتر سے بہتر غلاف چڑھایا گیا۔ اہل علم نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔ بالخصوص سلف صالحین جن کے افعال واقوال کو منارہ ہدایت سمجھا جاتا ہے بلکہ فعل ہذا کو بنظر استحسان دیکھا گیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ قاضی زین الدین عبدالباسط کے بارے میں فرماتے ہیں۔

«فبالغ فی تحسینها بحیث یعجز الواصف عن صفة حسنها جزاه الله علی ذلک افضل المجازاة» (فتح الباری 3/460)

یعنی ''اس نے غلاف کی بے انتہاء تحسین وتزئین کی کہ بیان کرنے والا اس کے بیان اور توصیف سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عمل پر ان کو بہترین بدلہ سے نوازے۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے انفاق ہذا اسراف تبذیر کے زمرہ میں داخل نہیں کیونکہ اس پر بتواتر عملی اجازت موجود ہے۔ اس بنا پر اہل علم کہتے ہیں۔ کہ دیگر مساجد کو کعبہ پر قیاس نہیں کیا جا

سکتا۔اس عظیم خدمت کے علاوہ واضح ہو کہ موجودہ دور میں سعودی حکومت کے افضل ترین حسنات سے حرمین کی توسیع کا شاندار منصوبہ ہے۔جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔آل سعود کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔جس کی مثال پیش کرنے سے آج کی دنیا قاصر ہے۔رب تعالیٰ نے انہیں زمینی خزانوں سے نوازا ہے۔تو اس کے پسندیدہ مقامات پر زائرین کے آرام کی خاطر اس دولت کو اس کی راہ میں لٹایا اور پانی کی طرح بہایا جارہا ہے۔رب زدفزد۔ہر زائر کی زبان سے بے ساختہ اس حکومت کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔یا رب العالمین اس موحد سرکار کو تادیر قائم رکھنا تاکہ تیرے دین برحق کی خدمت کرتی رہے۔آمین یا رب العالمین۔

اسی طرح غسل کعبہ کو بھی عملی تواتر کی قبیل سے ہے۔بعض روایات میں تصریح موجود ہے۔کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کو توڑنے اور تصویروں کو مٹانے کے بعد کعبہ کو غسل دینے کا حکم دیا تھا۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بغسل الکعبۃ بعد ما کسر الاصنام و طمس التصاویر (۱)

(تاریخ کعبۃ المعظمۃ ص 327 بحوالہ حسین عبداللہ یاسلامہ بخاری)

یاد رہے کسوۃ کعبہ کے تیسرے باب میں کافی مواد موجود ہے۔جو فی الجملہ مفید ہے ملاحظہ ہو:(ص 227-272) نیز غلاف صرف کعبہ کے احترام کی خاطر پہنایا جاتا ہے جو اسی کا خاصہ ہے۔(2) ترمذی میں حدیث ہے:

«وسترتم بیوتکم کما تستر الکعبۃ» (3)

یعنی ''قیامت کے نشانیوں میں سے ہے کہ تم اپنے گھروں کو ایسے ڈھانکو گے جیسے کعبہ ڈھانکا جاتا ہے۔''(4)

یہاں مزید عقلی توجیہات کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ مسلمان ہمیشہ احکام الٰہی کا پابند ہوتا ہے۔چاہے کسی شے کی مشروعیت اس کی سمجھ آئے یا نہ آئے۔

حجر اسود کے بارے میں ایسی روایات موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جس نے اس کا برحق استلام کیا روز جزا اس کا گواہ بن کر آئے گا۔(5) اگرچہ ان روایات میں سے کئی ایک متکلم فیہ ہیں۔لیکن مجموعی طور پر وہ قابل حجت ہیں۔(فتح الباری (3/462) باب ماذکر فی الحجر الاسود)

لیکن کعبہ کی بابت کوئی روایت نظر سے نہیں گزری جس میں اس بات کی تصریح ہو۔واللہ الھادی للصواب۔

---

1. الطحاوی (4/283) شرح معانی آثار

2. جس میں کسی دوسری عمارت کو شریک نہیں کرنا چاہیے اسی لئے وہ حتی المقدور اچھا ہونا چاہیے گھٹیا قسم کے کپڑوں سے کسی کا کیا احترام ہوگا۔(نعیم الحق نعیم)

3. ضعفۃ البانی الترمذی ابواب صفۃ القیامۃ رقم الباب (35) ح (2476) وضعیف سنن الترمذی (2607)

4. کسی عمارت کو یا زیب و زینت کی خاطر ڈھانکا جاتا ہے۔(جیسے گھروں میں پردے لٹکانا) یا ادب و احترام کی خاطر (جیسے کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا جاتا ہے) ترمذی کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب گھروں کو زیب و زینت کے خیال سے ڈھانکنا بھی شرعاً پسند نہیں کیا گیا۔تو پھر عمارت کو کسی ادب و احترام کی خاطر ڈھانکنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔کیوں کہ اس سے کعبۃ اللہ کے امتیاز و تشخص کا مجروح ہونا اور اس کی خصوصیات میں دوسری عمارتوں کا شریک ہونا لازم آتا ہے۔(نعیم الحق نعیم)

5. صحہ الحاکم والذہبی واب خذیمہ وابن حجر الحاکم (457/1) (1680) وابن خزیمۃ (4/220-221) عن ابن عباس و عبداللہ بن عمرو فتح الباری (3/462) شرح الحدیث (1597)

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص198

محدث فتویٰ